



## سوال

(22) آمین بالجہر کسی کتاب فقہ حنفی سے ثابت ہے یا نہیں۔

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آمین بالجہر کسی کتاب فقہ حنفی سے ثابت ہے یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ثابت ہے امام ابن الہمام نے فتح القدر میں لکھا ہے ولو کان الی فی ہذا شیء لوقفت بان روایہ انخفض یراد بجامعہم القرء الغنیف وروایۃ الجہر بمعنی قولہا فی زیر الصوت وذلہا (اگر میری طرف سے اس میں کوئی شے ہوتی یعنی اگر اس کا فیصلہ میرے سپرد کیا جائے تو میں یوں مطابقت دیتا کہ آہستہ کہنے کی روایت سے مراد یہ ہے کہ کڑک سخت نہ ہو اور روایت جہر کی بمعنی آمین بیچ نرم آواز ذیل اس کے) اور امیر ابن الحاج نے حلیہ شریف منیۃ المصلیٰ میں تحریر کیا ہے ورجح مشائخنا للمذہب بما لایعری عن شیء لمتا فلا جرم ان قال شیخنا ابن الہمام ولو کان ابی شیء لوقفت بان روایۃ انخفض یراد بجامعہم القرء الغنیف وروایۃ الجہر بمعنی قولہا فی زیر الصوت وذلہا

ترجمہ: ترجیح دی ہے ہمارے مشائخ نے اس کو واسطے مذہب کے ساتھ اس چیز کے کہ نہیں خالی ہے کسی شے کے واسطے تامل کرنے والے کے اس کے پس ضرور ہے جو کہا ہمارے مشائخ ابن ہمام نے اگر ہوتی ہماری طرف کوئی ثنیا بتمہ مطابقت دیتا میں اس طرح پر کہ روایت آہستہ کہنے میں ارادہ کیا جاتا ہے کہ کڑک سخت نہ ہو اور روایت باواز کہنے کی بمعنی کہنے اس کے ہے بیچ نرم آواز اور ذیل اس کے

اور مولانا عبدالعلی بحر العلوم لکھنوی نے ارکان اربعہ میں ولم یرد فیہ الامام رومی الحاکم عن علقمۃ بن وائل عن ابیہ انہ صلی مح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا بلغ ولا الضالین قال آمین و انخفضی بجا صوتہ وهو ضعیف الخ

ترجمہ: نہیں آیا ہے آمین آہستہ کہنے میں مگر وہ کہ روایت کی حاکم نے علقمہ بیٹے وائل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے یہ کہ نماز پڑھی انہوں نے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جبکہ پہنچے ولا الضالین پر کہا آپ نے آمین اور پست کیا آمین کہنے میں آواز اپنی کو اور یہ روایت ضعیف ہے۔

لکھ کر یہ تحریر کیا ہے ولكن الامر فیہ سهل فان السنۃ التامین اما الجہر والانخفاض فندب اہ

ترجمہ: لیکن بات اس میں آسان ہے اس لیے کہ سنت آمین کہنا ہے لیکن باواز کہنا یا آہستہ پس مستحب ہے۔

اور طحاوی حاشیہ در مختار میں ہے فعلی ہذا سینۃ الایتان بجا تحصیل ولومع الجہر (ابو سعواد)

ترجمہ: پس سنت اس بنا پر آمین کہنے کی حاصل ہوتی ہے اگرچہ ساتھ آواز کے ہو۔

اور مولانا عبدالحی نے تعلیق المجد میں لکھا ہے وانصاف ان الجہر قوی من حیث الدلیل اہ

ترجمہ: انصاف یہ ہے کہ آمین باواز کہنا قوی ہے، باعتبار دلیل کے



اور سعایہ میں مولانا مدوح فرماتے ہیں فوجدنا بعد التامل والامعان القول باحتمال ما بين هو الاصح لكونه مطابقاً لما روى عن سيد بنى عدنان وروايته وانما ينفص عنه صلعم ضعيفه لا توازي روايات البحر ولو صحت وجب ان تحمل على عدم القرء الغنيت كما اشار اليه ابن الصمام اى ضرورة داعية الى حمل روايات البحر على بعض الاحيان او البحر للتعليم مع عدم ورد شئ ذلك فى روايته والقول بانہ كان فى ابتداء الاضعيف لان الحاكم قد صحح من روايت وانلمن حجر وحوانما اسلم فى اواخر الامر كما ذكره ابن حجر فى فتح البارى واما اثر ابراهيم النخعي ونحوه فلا تعازى الروايات المرفوعة ترجمہ: تو بعد تامل اور غور کرنے کے ہم نے پکار کر آئین کہنے کو ہی صحیح پایا کیوں کہ وہ سید بنی عدنان یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مروی ہے۔ اس کے مطابق ہے اور پست آواز کی روایت ضعیف ہے۔ پکار کر کہنے کی روایتوں کا لگا نہیں لگا سکتی۔ اور اگر بالفرض صحیح بھی ہو تو خوب کڑک کر نہ کہنے پر محمول کرنا واجب ہوگا جیسا کہ ابن ہمام نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور کوئی ضرورت نہیں ہے کہ روایات جہر کو بعض اوقات تعلیم پر محمول کیا جائے باوجودیکہ یہ کسی روایت میں نہیں آیا اور یہ کہنا کہ جہر ابتداء امر میں تھا ضعیف ہے اس لیے کہ حاکم نے اس کو وائل بن حجر کی روایت سے صحیح کہا ہے اور وائل صحابی آخر زمانہ آنحضرت میں ایمان لائے ہیں جیسا کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں ذکر کیا ہے اور ابراہیم نخعی اور مثل ان کے سے جو حنفیہ کہنا مستقول ہے۔ تو ایسے اثر رسول اللہ کی احادیث کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ظاہر حمل کرتا ہے۔ اوپر دونوں عمل آہستہ و آواز کے کبھی یہ کبھی وہ ۱۲ اور مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے لمعات شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے والظاهر الحمل على كلا العملين تارة تارة۔

## فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 137-138

محدث فتویٰ